9اپریل1963

ازعدالت عظمیٰ

# دی ایسوسی ایٹڈ انڈسٹریز (پی) لمیٹڈ

# بنام

# دی ریجنل پرو ویڈنٹ فنڈ کمشنر، کیرالہ ٹرائیویںڈرم

(پی بی گجیندر گڈکر، کے این وانچو، کےسی داس گپتا، جےسی شاہ اور این راجگو پالا آیا نگر جسٹسز)

پرو ویڈنٹ فنڈ—جامع فیکٹری—دو آزاد صنعتیں—ایک شیڈول کے تحت آنے والی—چاہے ادارہ—ایمپلائز پرو ویڈنٹ فنڈ ایکٹ، 1952( 1952 کا19)،دفعات 1(3)(a)، 2(g) اور(i)،شیڈول I۔

اپیل کنندہ قولن میں ٹائل فیکٹری چلاتا ہے اور انجینئر نگ کا کام کرتا ہے۔یہ دونوں صنعتیں ایک دوسرے سے آزاد ہیں،لیکن انہیں ایک ہی کمپنی اور ایک ہی احاطے میں چلاتی ہے۔ٹائل فیکٹری 1943 میں شروع کی گئی تھی اور انجینئر نگ 1950 میں کام کرتی ہے۔انجینئر نگ کی صنعت کو ایکٹ کے شیڈول I میں شامل کیا گیا تھا اور اس نے صرف 24 کارکنوں کو ملازمت دی تھی، جبکہ ٹائل کی صنعت نے 50 سے زیادہ کارکنوں کو ملازمت دی تھی۔فیکٹری ایکٹ 1948 کے تحت اپیل کنندہ کو جاری کیا گیا لائسنس پورے احاطے کے لیے تھا۔اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں اس نے الزام لگایا کہ اس کی فیکٹری ایمپلائز پرو ویڈنٹ فنڈ ایکٹ 1952 کی دفعہ 1(3)(اے) کی دفعات کو راغب نہیں کرتی ہے۔رٹ پٹیشن کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا گیا۔یہ اس حکم کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ اس عدالت میں آیا ہے۔

فرض کیا گیا کہ(i) کوئی فیکٹری ایکٹ کے دفعہ 1(3)(اے) کے معنی میں ایک "اسٹیبلشمنٹ" ہے اگر وہ سیکشن کی ضروریات کو پورا کرتی ہے،یعنی (1) کہ اس کی ایک یا تمام صنعتیں کے شیڈول I کے تحت آتی ہیں، ایکٹ (2) کہ وہ سیکشن کے تحت مقرر کردہ عددی طاقت کو پورا کرتی ہے۔

(ii) کہ غالب یا بنیادی صنعت کا کردار دفعہ 1(3)(اے) کے اطلاق کے سوال کا تعین کرے گا اگر کوئی فیکٹری غالب اور ذیلی دونوں صنعتوں کو چلاتی ہے۔

(iii) کہ اگر فیکٹری ایک سے زیادہ صنعتیں چلاتی ہے جو سب ایک دوسرے سے آزاد ہیں، تو دفعہ I(3)(a) فیکٹری پر لاگو ہوگا چاہے اس کے ذریعے چلائی جانے والی صنعتوں میں سے ایک یا زیادہ، لیکن سبھی نہیں، شیڈول I کے تحت آئیں۔

(iv) کہ نہ تو ٹائل کی صنعت غالب تھی اور نہ ہی انجینئرنگ کی صنعت ذیلی تھی بلکہ دونوں صنعتیں ایک دوسرے سے آزاد تھیں۔

(v) اپیل کنندہ کی فیکٹری کو ایک جامع فیکٹری سمجھا جائے گا اور دفعہ 1(3)(a) کی دفعات کو اس کی صنعتوں میں سے ایک یعنی انجینئرنگ انڈسٹری کے طور پر راغب کیا جائے گا، جو شیڈول I کے تحت آتی ہے۔

علاقائی پرووڈنٹ فنڈ کمشنر، بمبئی بنام شری کرشنا میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی بھنڈارا [1962] ضمنی۔ 3 ایس۔سی۔آر۔815، منظور شدہ۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی سول اپیل نمبر 324۔

1953 کے او پی نمبر 97 میں کیرالہ ہائی کورٹ کے 8 اگست 1960 کے فیصلے اور فرمان کے خلاف اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے جی بی پائی، جے بی دادا چنجی، اوسی ماتھر اور رویندر نارائن۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایس وی گپتے، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل آف انڈیا، آر گنپتی آئیر، پی ڈی مینن اور آر ایچ دھبر۔

.1963 9 اپریل۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

گجیندر گڈکر۔ جے– اس اپیل میں جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ، ایسوسی ایٹڈ انڈسٹریز (پی) لمیٹڈ، کلین کے زیر انتظام فیکٹری، ایمپلائز پرووڈنٹ فنڈ ایکٹ، 1952 (1952 کا نمبر 19) (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 1 (3) کے تحت آتی ہے۔ اپیل کنندہ ایک کمپنی ہے جو ٹائل فیکٹری چلاتی ہے اور کوئلن میں انجینئرنگ کا کام کرتی ہے۔ ٹائل فیکٹری نے اپنے کیریئر کا آغاز جولائی 1943 میں کیا اور انجینئرنگ کا کام ستمبر 1950 میں شروع ہوا۔ یہ مشترکہ بنیاد ہے کہ یہ دونوں صنعتیں الگ اور الگ ہیں اور یہ کہ انہیں ایک ہی کمپنی اور ایک ہی احاطے میں چلاتی ہے۔ یہ بھی عام بات ہے کہ فیکٹری ایکٹ 1948 کے تحت جاری کردہ لائسنس اپیل کنندہ کو پورے احاطے کے لیے جاری کیا گیا ہے اور اسی لائسنس کے تحت مذکورہ احاطے کو مذکورہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت ایک فیکٹری کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ، علاقائی پرووڈنٹ فنڈ کمشنر، ونچیور، تریویندرم نے 10 مارچ 1953 کو اپیل کنندہ کو مطلع کیا کہ ایکٹ کے ساتھ ساتھ اس کے تحت بنائی گئی اسکیم اپیل کنندہ کے کارخانے پر لاگو ہوتی ہے، اور اس لیے اپیل کنندہ سے کہا گیا کہ وہ امپیریل بینک آف انڈیا کے ذیلی دفتر میں ایکٹ کے سیکشن 6 کے مطابق مطلوبہ شراکت اور انتظامی چارجز جمع کرے۔ یہی مطالبہ 25 مارچ 1953 اور 24 اپریل 1953 کو دہرایا گیا۔ اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے اس نظریے کی درستگی سے اختلاف کیا کہ اپیل کنندہ کی فیکٹری ایکٹ کے دائرہ کار میں آتی ہے، اور اس لیے اس نے مدعا علیہ کے مطالبے کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد، مدعا علیہ نے 16 جون 1953 کو اپیل کنندہ کو لکھا کہ اس کی تشکیل کرتے ہوئے کہ اپیل کنندہ کو ضروری جمع کرنے اور اس کی طرف سے

جاری کردہ نوٹسوں کی تعمیل کرنے میں ناکام ہونے کی صورت میں ایکٹ کے مطابق ریٹرن جمع کرنے پر مجبور کرنے کے لیے مناسب کارروائی کی جائے گی۔اس مرحلے پر، اپیل کنندہ نے ایک رٹ پٹیشن (O. P. No. 97/1953) کے ذریعے کیرالہ کی ہائی کورٹ کارخ کیا جس میں اس نے اپنے خلاف مدعا علیہ کی طرف سے جاری کردہ نوٹسوں کو کالعدم قرار دیتے ہوئے سرٹیریری کی رٹ کا دعوی کیا، اور مدعا علیہ کو معاملے میں مزید کارروائی کرنے اور دیگر اتفاقی راحتوں کے لیے روک دیا۔

ہائی کورٹ کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائی گئی بنیادی دلیل یہ تھی کہ اپیل کنندہ کی فیکٹری وہ ادارہ نہیں تھا جس پر ایکٹ کی دفعہ 1(3) لاگو ہوتی ہے۔ہائی کورٹ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا ہے۔پھر اپیل کنندہ کی جانب سے ہائی کورٹ کے سامنے یہ استدعا کی گئی کہ مدعا علیہ کی طرف سے اپیل کنندہ کو دیئے گئے نوٹسوں کا اثر پس منظر میں تھا اور اس بات پر زور دیا گیا کہ مذکورہ نوٹس غیر قانونی تھے۔اس دلیل کو ہائی کورٹ نے بھی مسترد کر دیا تھا۔اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ کے سامنے مزید دلیل دی کہ چونکہ متعلقہ مدت کے لیے ملازمین نے اپنا تعاون نہیں دیا تھا، اس لیے اپیل کنندہ کے خلاف نوٹس نافذ کرنا غیر مساوی ہوگا۔ہائی کورٹ نے اس حقیقت کو محسوس کیا کہ مدعا علیہ کی طرف سے یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ اس نے اپیل کنندہ سے متعلقہ مدت کے لیے فنڈ میں حصہ کا ملازمین کا حصہ وصول کرنے کی تجویز نہیں کی تھی، اور اس نے قرار دیا کہ اس طرح کی رعایت مناسب اور منصفانہ تھی اور اس لیے، اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی شکایت میں کوئی بنیاد نہیں تھی کہ مدعا علیہ کی طرف سے اس پر پیش کردہ نوٹسوں کو نافذ کرنا غیر مساوی اور غیر منصفانہ ہوگا۔ان نتائج پر، اپیل کنندہ کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا گیا۔یہ اس حکم کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی سند کے ساتھ اس عدالت میں آیا ہے۔

اس اپیل میں اپیل گزار کی جانب سے مسٹر پائی کی طرف سے اٹھایا جانے والا اصل نکتہ علاقائی پروویڈنٹ فنڈ کمشنر، بمبئی بنام (1) شری کرشنا میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی، بھنڈارا، اور (2) اودھ شوگر ملز لمیٹڈ (1) میں اس عدالت کے حالیہ فیصلے سے اخذ کیا گیا ہے۔اس بات پر غور کیا جائے گا کہ اپیل کنندہ کے تنازعہ سے نمٹنے میں جن متعلقہ دفعات کی تشریح کی گئی وہ ایکٹ کی دفعہ 1(3)، دفعہ 2(جی) اور (آئی) اور دفعہ 6 ہیں۔دفعہ 1(3)(اے)، دیگر باتوں کے ساتھ، فراہم کرتا ہے کہ ان میں موجود دفعات کے تابع ہے۔دفعہ 16 یہ ایکٹ ہر اس ادارے پر لاگو ہوتا ہے جو شیڈول I میں بیان کردہ کسی بھی صنعت میں مصروف فیکٹری ہے اور جس میں 50 یا اس سے زیادہ افراد ملازم ہیں۔ترمیم شدہ ایکٹ 1960 کے ذریعے 50 کی عددی ضرورت کو کم کر کے 20 کر دیا گیا ہے۔دفعہ 2(جی) میں فیکٹری کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ اس کا مطلب کوئی بھی احاطہ ہے، بشمول اس کے احاطے، جس کے کسی بھی حصے میں مینوفیکچرنگ کا عمل جاری ہے یا عام طور پر اس طرح جاری ہے، چاہے وہ بجلی کی مدد سے ہو یا بجلی کی مدد کے بغیر؛ اور دفعہ 2(آئی) میں انڈسٹری کی تعریف شیڈول I میں بیان کردہ کسی بھی صنعت کے طور پر کی گئی ہے، اور اس میں دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن کے ذریعے شیڈول میں شامل کی گئی کوئی بھی دوسری صنعت شامل ہے۔دفعہ 6 شراکت کے لیوی کے لیے تجویز کرتا ہے اور دیگر معاملات سے متعلق ہے جو اسکیموں میں فراہم کیے جاسکتے ہیں؛ اور اس سیکشن کی دفعات کے مطابق، 1952 کی ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ اسکیم تیار کی گئی ہے۔

علاقائی پروویڈنٹ فنڈ کمشنر، بمبئی (1) کے معاملے میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ دفعہ 1(3)(اے) خود کو اس تعمیر کے لیے قرض نہیں دیتی ہے کہ یہ شیڈول 1 میں مخصوص کسی بھی صنعت میں خصوصی طور پر مصروف فیکٹریوں تک محدود ہے۔اس سلسلے میں

یہ مشاہدہ کیا گیا کہ جب مقننہ نے فیکٹریوں کو کسی بھی صنعت میں مصروف فیکٹریوں کے طور پر بیان کیا ہے، تو اس کا یہ ارادہ نہیں تھا کہ مذکورہ فیکٹریوں کو خصوصی طور پر شیڈول I میں بیان کردہ صنعت میں شامل کیا جائے۔ اس نظریے کے مطابق، اس عدالت نے مزید مشاہدہ کیا کہ دفعہ 1(3)(a) میں استعمال ہونے والا لفظ فیکٹری ایک جامع معنی رکھتا ہے اور اس میں وہ احاطہ بھی شامل ہے جس میں کسی بھی مینوفیکچرنگ کے عمل کو انجام دیا جا رہا ہے جیسا کہ تعریف میں بیان کیا گیا ہے، اور اس لیے شیڈول I میں بیان کردہ کسی بھی صنعت میں مصروف فیکٹری کا مطلب لازمی طور پر مذکورہ شیڈول میں بیان کردہ مخصوص صنعت میں خصوصی طور پر مصروف فیکٹری نہیں ہے۔ دفعہ 1 (3) (اے) کے دائرہ کار کی تشریح کرتے ہوئے اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جامع فیکٹریاں اس کے دائرہ کار میں آتی ہیں اور یہ حقیقت کہ ایک فیکٹری صنعتی سرگرمیوں میں مصروف ہے جن میں سے کچھ شیڈول کے تحت آتی ہیں اور کچھ نہیں، فیکٹری کو دفعہ 1(3) (اے) کے دائرہ کار سے باہر لے جائے گی۔

معاملے کے اس پہلو پر غور کرنے کے بعد، یہ عدالت اس سوال پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھی کہ کیا 50 افراد کے روزگار کی عددی ضرورت، جیسا کہ اس وقت سیکشن تھا، فیکٹری یا صنعت پر لاگو ہوتی ہے، اور اس نے قرار دیا کہ مذکورہ ٹیسٹ کا اطلاق صنعت پر نہیں بلکہ فیکٹری پر ہوتا ہے۔ اس طرح نتیجہ یہ نکلا کہ فیکٹری کو دفعہ 1(3) (اے) کے تحت آنے کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ وہ کسی ایسی صنعت میں مصروف ہے جو شیڈول 1 میں متعین ہے، اور اس کے ملازمین کی تعداد 50 سے کم نہیں ہونی چاہیے۔

اس فیصلے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دفعہ 1(3) (اے) صرف ان فیکٹریوں تک محدود نہیں ہے جو خصوصی طور پر صنعتی کاموں میں مصروف ہیں جن پر شیڈول I لاگو ہوتا ہے، بلکہ اس میں ایسی جامع فیکٹریاں بھی شامل ہیں جو ایسی صنعتیں چلاتی ہیں جن میں سے کچھ شیڈول I کے تحت آتی ہیں اور کچھ نہیں۔ پوزیشن کو واضح کرنے کے لیے آئی دفعہ 1(3) (اے) کے اطلاق کے دائرہ کار کے حوالے سے حقیقی قانونی پوزیشن کو واضح طور پر بیان کریں۔ اگر فیکٹری کسی ایسی صنعت کو چلاتی ہے جو شیڈول I کے تحت آتی ہے اور سیکشن کے ذریعہ مقرر کردہ ملازمین کی تعداد کی ضرورت کو پورا کرتی ہے، تو یہ واضح طور پر دفعہ 1(3) (اے) کے تحت آتی ہے۔ اگر فیکٹری ایک سے زیادہ صنعتیں چلاتی ہے جن میں سے سبھی شیڈول I کے تحت آتی ہیں اور اس کی عددی طاقت اس سلسلے میں مقرر کردہ امتحان کو پورا کرتی ہے، تو یہ دفعہ 1(3)(a) کے تحت ایک ادارہ ہے۔ اگر کوئی فیکٹری ایک سے زیادہ صنعتیں چلاتی ہے، جن میں سے ایک بنیادی اور غالب صنعت ہے اور دیگر اس کے معاون ہیں اور اس لحاظ سے ذیلی، چھوٹی یا اتفاقی صنعتیں سمجھی جا سکتی ہیں، تو غالب اور بنیادی صنعت کا کردار اس سوال کا تعین کرے گا کہ آیا فیکٹری دفعہ 1(3) (اے) کے تحت ایک ادارہ ہے یا نہیں۔ اگر غالب اور بنیادی صنعت شیڈول I کے تحت آتی ہے، تو حقیقت یہ ہے کہ ذیلی صنعتیں ایس ایچ کے تحت نہیں آتی ہیں۔ میں دفعہ 1(3) (اے) کے اطلاق کو خارج کرنے میں مدد نہیں کروں گا۔ اگر غالب اور بنیادی صنعت شیڈول I کے تحت نہیں آتی ہے، لیکن ایک یا زیادہ ذیلی، اتفاقی، معمولی اور کھانا کھلانے والی صنعتیں شیڈول I کے تحت آتی ہیں، تو دفعہ 1(3)(a) لاگو نہیں ہوگا۔ اگر فیکٹری ایک سے زیادہ صنعتیں چلاتی ہے جن میں سے سبھی ایک دوسرے سے آزاد ہیں اور الگ الگ اور الگ الگ صنعتیں تشکیل دیتی ہیں، تو دفعہ 1(3) (اے) فیکٹری پر لاگو ہوگا چاہے فیکٹری کے ذریعے چلائی جانے والی صنعتوں میں سے ایک یا زیادہ، لیکن سبھی نہیں، شیڈول 1 کے تحت آئیں۔ ذیلی، چھوٹی، یا خوراک فراہم کرنے والی صنعتوں کے بارے میں سوال جائز طور پر تب ہی پیدا ہو سکتا ہے جب یہ دکھایا جائے کہ فیکٹری واقعی ایک بنیادی صنعت کو چلانے کے مقصد سے شروع کی گئی ہے اور اس نے دیگر ذیلی صنعتیں صرف بنیادی صنعت کے مقاصد اور مقاصد کو پورا کرنے اور فراہم کرنے کے مقصد سے شروع کی ہیں۔ ایسی صورت میں، یہ چھوٹی صنعتیں محض بنیادی صنعت کے محکموں کے طور پر کام

کرتی ہیں؛ بصورت دیگر اگر فیکٹری کے ذریعے چلائی جانے والی صنعتیں آزاد ہیں، یا اتنی مربوط نہیں ہیں کہ انہیں ایک ہی صنعت کا حصہ سمجھا جائے، تو ایک صنعت کے اصل اور غالب کردار کے بارے میں سوال دوسرے صنعت کے چھوٹے یا ذیلی کردار کے مقابلے میں زیر غور نہیں آتا ہے۔

یہ اس موقف کی روشنی میں ہے کہ ہم علاقائی پروویڈنٹ فنڈ کمشنر، بمبئی (1) میں اصل فیصلے پر واپس آسکتے ہیں۔اس معاملے میں، یہ عدالت شری کرشنا میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی، اور اودھ شوگر ملز لمیٹڈ کے مقدمات نمٹ رہی تھی۔میٹل کمپنی نے چار مختلف قسم کی سرگرمیاں انجام دیں اور یہ قرار دیا گیا کہ اس کی صنعتی سرگرمی جو شیڈول I کے تحت آتی ہے وہ نہ تو معمولی تھی، نہ ہی ذیلی، اور نہ ہی دوسری سرگرمیوں سے اتفاقی تھی۔دوسرے لفظوں میں، وہ صنعت جو کمپنی چلاتی تھی اور جو شیڈول I کے تحت آتی تھی، وہ کمپنی کے زیر انتظام دیگر صنعتوں سے آزاد تھی، اور اس لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایک صنعت کے ذیلی، معمولی، یا اتفاقی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس کے نتیجے میں کمپنی کی فیکٹری دفعہ 1(3)(اے) کے تحت آتی پائی گئی۔

دوسری طرف، اودھ شوگر ملز کا معاملہ ایک مختلف بنیاد پر کھڑا تھا۔ملوں کی بنیادی سرگرمی ہائیڈروجن شدہ سبزیوں کے تیل کی تیاری تھی جس کا نام وناسادا تھا اور اس کی مصنوعات، جیسے صابن، آئل کیک وغیرہ۔ ایسا معلوم ہوا کہ ملوں کا ایک محکمہ کنٹینر تیار کرتا ہے اور ملوں کی صنعتی سرگرمی کا یہ حصہ شیڈول I کے تحت آتا ہے۔تاہم، شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ کنٹینرز کی من گھڑت کاری ملز نے صرف ایک فیڈر سرگرمی کے طور پر کی تھی جو سبزیوں کے تیل کی پیداوار اور مارکیٹنگ کے اپنے بنیادی کاروبار سے مربوط تھی، اور چونکہ بنیادی کاروبار شیڈول I سے باہر تھا، اس لیے مجموعی طور پر فیکٹری کو دفعہ 1(3)(a) سے باہر رکھا گیا تھا۔

یہ سچ ہے کہ چونکہ اس عدالت نے کمپنی اور ملز کے دو متعلقہ مقدمات کو ایک فیصلے میں نمٹا تھا، اس لیے معمولی صنعت کے کردار کے سلسلے میں ایک صنعت کی صنعتی سرگرمی کے بنیادی کردار کے بارے میں جانچ پر غور کیا گیا؛ لیکن اودھ شوگر ملز کے معاملے کی وجہ سے مذکورہ جانچ کا اطلاق لازمی طور پر ضروری ہو گیا۔تاہم کمپنی کے معاملے میں، کئی سرگرمیاں معمولی یا ذیلی نہیں تھیں، بلکہ آزاد تھیں، اور یہ قرار دیا گیا کہ کمپنی کی فیکٹری دفعہ 1(3)(اے) کے تحت آتی ہے۔لہٰذا، ہماری رائے میں، موجودہ معاملے میں اس دلیل کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ انجینئرنگ کی صنعت جو اپیل کنندہ چلاتا ہے وہ بنیادی یا غالب صنعت نہیں ہے بلکہ ٹائلوں کی تیاری ہے۔مسٹر پائی نے یہ دلیل دینے کی کوشش کی کہ اگرچہ اپیل کنندہ کی فیکٹری کے زیر انتظام انجینئرنگ انڈسٹری شیڈول I کے تحت آتی ہے۔ یہ صرف 24 کارکنوں کو ملازمت دیتا ہے جبکہ ٹائل کی صنعت 50 سے زیادہ کو ملازمت دیتی ہے۔انہوں نے اس حقیقت پر بھی بھروسہ کیا کہ ٹائلوں کی فیکٹری 1943 میں شروع کی گئی تھی اور انجینئرنگ 1950 میں کام کرتی ہے، اور ان کی دلیل یہ تھی کہ اس حقیقت کی روشنی میں فیصلہ کیا گیا کہ ٹائلوں کی صنعت پہلے شروع کی گئی تھی، ساتھ ہی دونوں صنعتوں میں کام کرنے والے ملازمین کی طاقت کے امتحان کے اطلاق پر غور کیا گیا، ٹائلوں کی صنعت کو فیکٹری کی اہم، غالب اور بنیادی صنعت سمجھا جانا چاہیے، اور اس لیے مجموعی طور پر فیکٹری کو دفعہ 1(3)(اے) سے باہر رکھا جانا چاہیے۔ہماری رائے میں یہ دلیل واضح طور پر ناقابل قبول ہے۔اگر ٹائل کی صنعت اور انجینئرنگ کی صنعت ایک دوسرے سے آزاد ہیں، تو پھر کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا کہ کون سا اصل ہے اور کون سا ذیلی ہے۔ جیسے ہی یہ دکھایا جاتا ہے کہ فیکٹری ایک دوسرے سے آزاد دو صنعتیں چلا رہی ہے جن میں سے ایک شیڈول I کے تحت آتی ہے۔ یہ ایک جامع فیکٹری بن جاتا ہے جس پر دفعہ 1(3)(a) لاگو ہوتا ہے۔جب دفعہ 1(3)(اے) یہ مطالبہ کرتی ہے کہ فیکٹری شیڈول 1 میں بیان کردہ کسی بھی صنعت میں

مصروف ہو، تو اس بات پر غور کیا جا سکتا ہے کہ آیا صنعتی سرگرمی بڑی ہے یا چھوٹی، صرف اس صورت میں پیدا ہو سکتی ہے جہاں کچھ سرگرمیاں غالب ہوں اور دیگر کھانے پینے کی سرگرمیوں کی نوعیت کی ہوں، لیکن دوسری صورت میں نہیں۔ جہاں صنعتی سرگرمیاں آزاد ہیں اور فیکٹری ایک ہی احاطے کے اندر اور ایک ہی ادارے کے حصے کے طور پر اور ایک ہی لائسنس کے تحت الگ الگ صنعتیں چلا رہی ہے، اس دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے کہ اس طرح کی فیکٹری سے نمٹنے میں انکوائری متعلقہ ہوگی کہ کون سی صنعتیں غالب اور بنیادی ہیں، اور کون سی نہیں۔ لہذا، ہماری رائے میں، ہائی کورٹ اپیل کنندہ کے کیس کو مسترد کرنے میں واضح طور پر درست تھی کہ اس کی فیکٹری ایکٹ کی دفعہ 1(3)(اے) کی دفعات کو راغب نہیں کرتی تھی۔

مسٹر پائی یہ استدلال کرنا چاہتے تھے کہ اگر اپیل کنندہ کی فیکٹری کو دفعہ 1(3)(a) کے تحت سمجھا جاتا ہے، تو اس حقیقت کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں کہ دفعہ 6 کے ذریعہ ابتدائی طور پر تجویز کردہ شراکت کی شرح میں ترمیم کے ذریعہ 1962 میں ترمیم کی گئی تھی۔ 1962 کا ایکٹ نمبر 48۔ غیر ترمیم شدہ ایکٹ کا دفعہ 6، دیگر باتوں کے ساتھ، فراہم کرتا ہے کہ آجر کی طرف سے فنڈ میں ادا کیا جانے والا حصہ بنیادی اجرت، مہنگائی الاؤنس اور ریٹیننگ الاؤنس کا 6-1/4% ہوگا، اگر کوئی ہو گی الحال ہر ایک ملازم کو قابل ادائیگی، اور ملازمین کی شراکت آجر کی طرف سے اس کے سلسلے میں قابل ادائیگی شراکت کے برابر ہوگی۔ اس سیکشن میں مزید یہ بھی بتایا گیا کہ ملازم 8 سے زیادہ حصہ دینے کا اہل تھا اور مذکورہ سیکشن میں بیان کردہ اس کی اجرتوں کا ایک تہائی فیصد 1962 میں کی گئی ترمیم کے ذریعہ، اس شرح کو کسی بھی اسٹیبلشمنٹ یا اسٹیبلشمنٹ کے طبقے کے سلسلے میں 8 فیصد تک بڑھا دیا گیا ہے جس کی مرکزی حکومت، مناسب سمجھے جانے کے بعد، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے وضاحت کر سکتی ہے۔ ہمیں بتایا گیا کہ انجینئرنگ انڈسٹری کے حوالے سے، اس ترمیم شدہ ذیلی دفعہ کو ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے بڑھا دیا گیا ہے، اور مسٹر پائی کا خدشہ ہے کہ اگر اپیل کنندہ کی فیکٹری کو ایک اسٹیبلشمنٹ سمجھا جاتا ہے جس کے دفعہ 1(3)(a) اس بنیاد پر لاگو ہوتا ہے کہ یہ ایک جامع فیکٹری ہے جس میں کئی صنعتیں چلتی ہیں جن میں سے ایک شیڈول I کے تحت آتی ہے، اس بات کا امکان ہے کہ بڑھتی ہوئی شرح کا اطلاق مجموعی طور پر فیکٹری پر کیا جائے۔ ہمیں یہ شامل کرنا چاہیے کہ مسٹر پائی نے تسلیم کیا کہ ہائی کورٹ میں اپیل کنندہ کی رٹ پٹیشن کے فیصلے کے بعد، ٹائلز کی صنعت کو بھی سکول میں شامل کیا گیا ہے۔ لیکن اس پر نظر ثانی شدہ شرح لاگو کر دی گئی ہے۔ مسٹر پائی کا دعویٰ ہے کہ اگر فیکٹری کو دفعہ 1(3)(1) کے تحت سمجھا جاتا ہے، تو پرووڈنٹ فنڈ میں آجر کی شراکت کا حساب لگانے کے مقصد سے فیکٹری کے ذریعے چلائی جانے والی مختلف صنعتوں میں فرق کیا جانا چاہیے۔ ہم موجودہ اپیل میں اس تنازعہ سے نمٹنے کی تجویز نہیں کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا فیصلہ جواب دہندہ کو کرنا ہو سکتا ہے، اور مسٹر پائی کے لیے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ اس عدالت سے موجودہ کارروائی میں اس طرح کے فرضی سوال کا فیصلہ کرنے کی درخواست کرے۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document